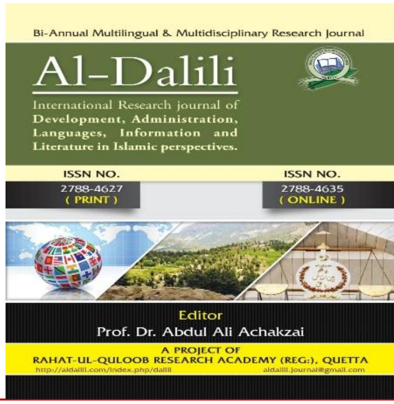

OPEN ACCESS

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](#)

AL DALILI

Bi-Annual, Multilingual (Arabic, Balochi, Birahvi, English, Pashto, Persian,Urdu)

ISSN: 2788-4627 (Print), ISSN: 2788-4635 (online)

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.aldalili.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » IRI (AIOU), Tahqeeqat, Euro pub, MIAR.

TOPIC

کورونا وباء اور طہارت و نماز کے احکامات پر اس کے اثرات

Corona epidemic and its effects on orders of purity and prayer

AUTHOR

1. Hafiz Shabbir Ahmed, Research Scholar, Jamia Darul Uloom, Lahore, Pakistan.
2. Dr. Ghulam Murtaza Kakar, Lecturer, Govt: Postgraduate College for Boys, Quetta, Pakistan. Email: gmkakar@gmail.com
3. Hafiz Nazeer Ahmed, Research Scholar, Jamia Darul Uloom, Lahore.

How to Cite: Hafiz Shabeer Ahmed, Dr. Ghulam Murtaza Kakar, & Hafiz Nazeer Ahmed. (2023). URDU: کورونا وباء اور احکام طہارت و نماز پر اس کے اثرات: Corona epidemic and its effects on orders of purity and prayer. *Al-Dalili*, *4*(2), 14–27. Retrieved from https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/108

URL: https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/108

Vol. 4, No.2 || Jan–Jun 2023 || URDU-Page. 14-27

Published online: 07-02-2023

کورونا وباء اور طہارت و نماز کے احکامات پر اس کے اثرات

Corona epidemic and its effects on orders of purity and prayer

[1]شبیر احمد [2]غلام مرتضیٰ [3]نزیر احمد

ABSTRACT:

At present the whole world and especially the world of Islam is going through a period of plague, it is not hidden from any sensitive and sympathetic person. The spread of an epidemic on such a large scale is unprecedented in the history of mankind as it has enveloped the whole world on a large scale. Every part of the planet, from west to east, from north to south, developed and undeveloped Countries, including the Muslim and non-Muslim world, are not free from this disease, as if it has gripped every individual in the world. Outbreaks appear to be exacerbated in the past, but these epidemics have come in the age of modern technology, in a whole new way. Here it is. Whether it is business or domestic life, leisure or educational activities and worships or affairs, the epidemic has affected everything and has given rise to new problems. It has greatly affected Muslims in matters of worship, especially in matters of purity and prayers, and has also affected the rules of jurisprudence in various matters relating to purification and prayers. For example, the distance between the rows, praying in the houses and limiting the number of worships, even closing the mosque. What is the ruling on these issues in the context of this epidemic? What are the implications in the time of pandemic? Therefore, in this short article, the rules of jurisprudence related to purification and prayer and their epidemics will be reviewed and it will be clarified what changes take place in the rules of Islam due to the change of time and what are affected according to the Sharia objectives.

Keywords: Corona epidemic, Purity (Taharat), Prayer, Islamic orders.

اس وقت عموماً پوری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام ابتلاء کے جس دور سے گزر رہا ہے، کسی بھی حساس اور درد دل رکھنے والے شخص سے یہ پوشیدہ نہیں ہے، دیگر مسائل واحوال ایک طرف، لیکن رواں ایام میں ایک وبائی کرونا وائرس کے خوف اور اندیشوں نے جس طرح بڑے پیمانے پر پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، انسانی تاریخ میں اتنے وسیع پیمانے پر کسی وبائی مرض کے پھیلاؤ کی مثال نہیں ملتی۔ کرہ ارض کا کوئی حصہ یعنی مغرب سے مشرق، شمال سے جنوب، ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک بشمول مسلم اور غیر مسلم دنیا کے اس مرض سے خالی نہیں ہے، گویا کہ اس نے دنیا کے ہر فرد کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

ماضی میں بھی وباؤں نے انسانی زندگی کو متاثر کیا ہے، لیکن یہ وباء جدید ٹیکنالوجی کے دور میں آئی ہے، بالکل ہی ایک نئے انداز سے اس نے اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ نظام زندگی سے متعلق کوئی بھی شعبہ اس وباء سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ کاروبار ہو یا گھریلو زندگی، تفریح ہو یا تعلیمی سرگرمیاں اور عبادات ہو یا معاملات سب پر یہ وبا اثر انداز ہوا ہے اور نت نئے مسائل جنم دیا ہے۔ عبادات میں سے بالخصوص طہارت اور نماز کے مسائل میں مسلمانوں کو اس نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے اور اس طرح طہارت و نماز سے متعلق مختلف مسائل میں احکام فقہیہ کو بھی

متاثر کیا ہے۔ مثلاً کورونا کے مریض کا ٹھہرے پانی سے پاکی حاصل کرنا، نماز میں صفوں کے درمیان فاصلہ، گھروں میں نماز کا ادا کرنا اور نمازیوں کی تعداد کو محدود کرنا یہاں تک کہ مسجد کو بند کرنے کی نوبت بھی آئی۔ اس وباء کے تناظر میں مذکورہ مسائل کا حکم کیا ہے؟ اور وبائی تناظر میں کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ لہذا اس مختصر مقالہ میں طہارت و نماز سے متعلق احکام فقہیہ اور ان کا وبائی صورتحال میں جائزہ لیا جائے گا اور یہ واضح کیا جائے گا کہ احکام اسلامیہ میں تغیر زمانہ کی وجہ سے کیا تغیرات رونما ہوتے ہیں اور مقاصد شرعیہ کی رو سے اس پر کیا اثرات پڑتے ہیں۔

احکام طہارت پر اثرات:

طہارت کا مفہوم: ''لغوی اور شرعی اعتبار سے طہارت نظافت (صفائی) کا اور تطہیر (پاکی کرنا) تنظیف (صفائی کرنے) کا نام ہے اور تنظیف (Cleaning) در اصل صفائی کو اس کی صحیح جگہ ثابت (قائم) کرنے سے عبارت ہے اور یہ ایک ایسا وصف ہے جو لمحہ وجود میں آتا ہے۔ اور اس کے موجود ہونے کو فقط اس کی ضد یعنی قذر (گندگی) مانع ہوتی ہے۔ جب گندگی کو دور کر کے پلید شئ کو اس جگہ سے زائل کر دیا جائے، تو صفائی کی وصف پیدا ہو جاتی ہے، لہذا پلیدی کو دور کرنا حصول طہارت کے مانع کو ہٹانے کے مترادف ہے۔ یہ بذات خود طہارت نہیں اسے طہارت محض اس لیے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کے زائل ہونے سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔[1]''

کورونا سے متاثرہ شخص کا طہارت سے عاجز ہونا

نماز کے صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ مصلی حدث اصغر اور اکبر دونوں سے پاک ہو اور تمام علماء اس بات پر متفق ہے کہ جب تک پانی موجود ہو اور اس کے استعمال پر قادر بھی ہو تو اس سے عدول جائز نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ[2]

ترجمہ: اور تم پر اسمان سے پانی برسارہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے تم کو پاک کر دے۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ پانی کو صرف طہارت کیلئے نازل کیا ہے اور اس سے طہارت حاصل کرنا لازمی ہے۔ اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لا یقبل اللہ صلاۃ بغیر طھور[3]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر طہارت کے قبول نہیں کرتا۔

مذکورہ حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز کے لیے طہارت شرط ہے، اسی طرح ابن منذر لکھتے ہیں:

اجمع اھل العلم علی ان الصلاہ لا تجزئ الا بطھارۃ، اذا وجد المرء الیھا السبیل۔[4]

ترجمہ: علمانے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتا جب وہ اس پر قادر ہو۔

ابن مندۃ ابن المنذر کے اس قول سے بھی معلوم ہوتا ہے ہے نماز جائز نہیں بغیر طہارت کے، اسی طرح امام نووی کا قول ہے:

قولہ :'' وهي شرط في صحة الصلاة، هذا مجمع عليه، و لا تصح صلاة بغير طهور، اما بالماء واما بالتيمم بشرطه، سواء في صلاه الفرض، والنفل، وصلاة الجنازة... هذا مذهبنا، وبه قال كافة العلماء"۔[5]

ترجمہ: یہ طہارت نماز کی درستگی کیلئے شرط ہے، اس پر اجماع پایا جاتا ہے، اور نماز بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی، یہ طہارت یا

تو پانی کے ذریعے حاصل ہو گا یا تیمم کی شکل میں، یہ طہارت فرض نماز کیلئے بھی ضروری ہے، نفل نماز کیلئے بھی اور نماز جنازہ کیلئے بھی ضروری ہے۔

جب کوئی کورونا کا مریض استطاعت رکھتا ہو پانی کے استعمال کا اور اس کے پاس پانی موجود ہو تو اس کیلئے واجب ہے کہ وہ پانی سے طہارت حاصل کرے، کیونکہ نماز کے لئے وضو شرط ہے اور اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی اور کورونا سے صحتیاب ہونے والے کا بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر کوئی کورونا سے متاثر شخص پانی سے طہارت حاصل کرنے سے عاجز ہو، یعنی اس کے لیے پانی کا استعمال نقصان دہ ہو، یا اس کے پاس پانی موجود نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

کورونا کا مریض تیمم کرنے پر قادر ہو تو اس کے لیے تیمم کا حکم ہے، جیسا کہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

وقد اتفق فقهاء المذاهب الأربعة على أن الإنسان إذا عجز عن استعمال المآءبسبب انعدامه حقيقة بأن كان بعيدا عنه، اوعدم الماء حكما، بأن تعزراستعماله بسب فقده، فانه حينذيلجأالى التيمم۔[6]

ترجمہ: تحقیق چاروں مذاہب کے فقہاء اس بات پر متفق ہے کہ جب انسان پانی کے استعمال سے عاجز آئے، چاہے یہ عجز حقیقی ہو ،یعنی پانی کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے، اس طرح کہ پانی اس سے دور ہو، یا یہ عذر حکمی ہو، اس طرح کہ پانی اس کے لئے نقصان دہ ہو تو اس وقت یہ تیمم کرے گا۔

قرآن مجید سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔[7]

ترجمہ: اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تے مم کر لو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو۔

اللہ تعالی کے اس قول سے واضح طور پر پتہ چل رہا ہے کہ جو بھی شخص پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو، خواہ وہ مسافر ہو یا وہ مریض ہو اور وہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو، تو اس کے لیے تیمم کا حکم ہے۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

احتلم في ليلة باردة، فأشفق ان اغتسل أن يهلك فتيمم وصلى، وذكر ذالك للنبى فضحك ولم يقل شيأ۔[8]

ترجمہ: ایک سرد رات میں مجھے احتلام ہوا مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر میں پانی سے غسل کروں گا تو ہلاک ہو جاؤں گا، پس میں نے تیمم کی اور نماز پڑھی، اس نے جب اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو آپؐ مسکرائے اور اسے کچھ نہ کہا۔

اس حدیث سے بھی تیمم کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اگر تیمم جائز نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اعادہ کا حکم دیتے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعادہ کا حکم نہیں دیا، بلکہ تبسم فرمایا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ تیمم جائز ہے اور دوسرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے: الصعيد الطيب وضوء ولو الى عشر سنين۔ "پانی نہ ملے تو دس سال تک جنبی تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یعنی کورونا کے مریض کو پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو ایک زمانہ تک تیمم کر سکتا ہے)"۔

اصل میں تیمم کا لغوی معنی ہے ارادہ کرتا اور شرعی معنی ہیں کہ حقیقتاً یا حکماً پانی نہ ہونے کی صورت میں ازالہ حدث اور پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک مٹی کو مخصوص طریقے پر استعمال کرنا یا پاک مٹی سے مخصوص طریقے پر پاکی کا ارادہ کرنا۔

دوسری صورت:

دوسری صورت یہ ہے کورونا کا مریض تیمم کرنے سے عاجز ہو جائے، چاہے یہ عجز بذاتہ ہو ہو یا غیر کی وجہ سے ہو، مثال کے طور پر کورونا کے مریض اور اطباء نے ایک خاص قسم کا لباس پہنا ہوتا ہے، جس کو چھ گھنٹے بعد تبدیل کرنا پڑتا ہے اور لباس پہننے کے بعد وضوء اور تیمم پر استطاعت نہیں رکھتے اور فقہ کی اصطلاح میں ایسے شخص کو فاقد الطہورین کہتے ہیں اور فاقد الطہورین کی تعریف یہ ہے:

فاقد الطهورين: هو فاقد الماء والتراب كان حبس في مكان ليس فيه واحد منهما، او في موضع نجس لا يمكنه اخراج تراب مطهر. او كان وجد ما هو محتاج اليه لنحو عطش، اووجد ترابا نديا ولم يقدر علي تجفيفه لنحو نار۔[9]

ترجمہ: فاقد الطہورین ایسے شخص کو کہتے ہیں جو پانی اور مٹی دونوں نہ پائے جیسا کہ کوئی شخص کسی ایسے مکان میں محبوس ہوں جہاں پانی اور مٹی دونوں نہ ہو یا ایسے جگہ پر ہوں جو نجس ہو اور وہاں پر پاک کرنے والی مٹی کا نکالنا ممکن نہ ہو یا اسے پانی تو ملے لیکن اسے اس پانی کی ضرورت ہو، جیسا کہ پیاس وغیرہ، یہ وہ ایسے گیلی مٹی پائے جس کو (آگ وغیرہ سے) خشک کرنے پر قدرت نہ رکھیں۔

ایسے شخص کی مثال فقہانے یہ بیان کی ہے:

من عجز عن الوضوء والتيمم معابمرض ونحوه كمن كان به قروح لا يستطيع معهامس البشرةبوضوءولا تيمم۔[10]

ترجمہ: جو شخص وضو اور تیمم دونوں سے کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے عاجز جیسا کہ وہ شخص جس کے جسم پر ایسے زخم ہون جس کی وجہ سے وہ وضو اور تے مم کرنے کے واسطے جسم کو ہاتھ لگانے سے قاصر ہو۔

تو ایسے شخص کا حکم فقہانے یہ بیان کیا ہے کہ:

وحكمه يتردد بين رأيين: إيجاب الصلاة عليه عند الجمهور مع الإعادة عند الحنفية والشافعية، وعدم الإعادة عند الحنابلة، وسقوط الصلاة عند المالكية على المعتمد۔[11]

ترجمہ: اس شخص کے حکم کے بارے میں دورائے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس پر نماز واجب ہے یہ جمہور کی رائے ہے تاہم اس میں تفصیل یہ ہے کہ احناف اور شوافع کے نزدیک اس پر اعادہ لازم ہے جبکہ حنابلہ کے نزدیک اس پر اعادہ لازم نہیں، مالکیہ کے نزدیک اس شخص سے نماز ساقط ہے۔[12]

پانی نہ پانے کی وجوہات:

فقہانے پانی نہ پانے کے درج ذیل اسباب بیان کئے ہیں: مسافر ہو اس کے پاس پانی نہ ہو یا شہر سے باہر ہو اور پانی سے ایک میل دور ہو تو تیمم کر سکتا ہے یا آدمی اتنا بیمار ہو کہ پانی اس کو نقصان دیتا ہو۔

تیمم کو مباح کرنے والے امراض:

ایسا مرض جو تیمم کو مباح کرتی ہے، اس ضابطہ بیان کرتے ہوئے صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

ولو كان يجد الماء الا انه مريض فخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه تيمم۔[13]

ترجمہ: اگر کوئی مریض پانی پائے لیکن اسے خوف ہو کہ وہ اگر غسل کرے گا، تو اسکا مرض بڑھ جائے گا تو اس کے لیے تیمم کا حکم ہے۔

اور اسی طرح کہ اگر کسی کورونا کے مریض کو خوف ہو (حالت جنابت میں) کہ وہ اگر غسل کرے تو اسکا مرض بڑھ جائے گا تو اس کے لیے بھی تیمم کا حکم ہے۔

کرونا کے مریض کا ٹھہرے ہوئے پانی سے غسل یا وضوء کرنا

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جب تک پانی کے اوصاف ثلاثہ (رنگ، بو اور ذائقہ) میں سے ایک وصف بھی تبدیل نہ ہوا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، جس طرح اس بات پر اتفاق ہے کہ جب نجاست اس کے اوصاف تبدیل کرے تو اس کا استعمال جائز نہیں، اس کے اوصاف تبدیل ہونے کی وجہ سے۔[14]

یہاں پر ہمارا مقصود یہ ہے کہ کرونا کے مریض اگر ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل یا وضوء کرے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ کیا اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

لايبولن احدكم فی الماء الدائم الذی لايجری ثم يغسل فيه[15]۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: قال قال رسول ﷺ لايغسل احدكم فی الماء الدائم وهو جنب[16]۔ پس یہ دونوں حدیث جس میں نبی کریم ﷺ نے ماء دائم یعنی ایسا پانی جو جاری نہ ہو میں پیشاب کرنے سے منع کیا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شریعت نے صحت کی رعایت رکھی ہے کیونکہ جب انسان حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرتا ہے تو وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے، شبہ یہ ہے کہ اس میں گندگی پیدا ہو جاتی۔ جب گندگی کی وجہ سے منع کر دیا، تو ٹھہرے پانی میں غسل کرنے کو کورونا کے مریض کے لیے بطریق اولی ممنوع ہو گا بیماری کے متعدی ہونے کی وجہ سے۔ تو پس جائز نہیں کرونا کے مریض کیلئے کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی سے غسل یا وضوء کرے۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے عیسی بن دینار کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے:

وقال عيسی فی قوم ابتلوا بالجذام وهم فی قرية موردهم واحدومسجدهم واحد ،فيأتون المسجد فيصلون فيه معهم ،ويردون الماء ويتوضؤون ،فيتاذی بذلك اهل القرية وارادوا منعهم من ذلك كله قال اما المسجد فلايمنعون من الصلاة فيه ولامن جلوس الا تری الی قول عمر بن الخطاب للمرأة المبتلاة لماراها تطوف بالبيت مع الناس لو جلست فی بيتك لكان خيرا لك؟ولم يعزم عليها بالنهی عن الطواف وكول البيت واامااستقاؤهم من ماءهم وورودهم المورد للوضوء وغير ذلك فيمنعون، ويجعلون لانفسهم صحيحا يستسقی لهم الماء فی آنية ثم يفرغها فی آنيتهم،قال رسول الله ﷺ لاضرر ولاضرار وذلك ضرر بالاصحا فأری ان يحال بينهم وبين ذالك۔[17]

ترجمہ: چند جذامی ایک بستی میں رہتے ہیں، وہ بستی کے پینے والے پانی (کے ذخیرہ) سے پانی استعمال کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، بستی والوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، بستی والوں کے گھاٹ پر آکر وضوء وغیرہ کرتے ہیں، اس سے بستی والوں

کو تکلیف ہوتی ہے اور بستی والے ان کو روکنا چاہتے ہیں، عیسےٰ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں ان کو مسجد میں بیٹھنے اور نماز پڑھنے سے تو منع نہیں کیا جاسکتا، کیا آپ کی نظر سے حضرت عمرؓ کا یہ قول نہیں گذرا، انہوں نے ایک جذام زدہ عورت کو بیت اللہ کے طواف میں مصروف دیکھا تو فرمایا: اگر تو اپنے گھر میں بیٹھتی رہتی تو تیرے لیے بہتر تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کی طرف سے اس عورت پر بیت اللہ کے داخلے اور طواف وغیرہ کے سلسلے میں حتمی پابندی نہ تھی۔ باقی رہا ان لوگوں کے پینے والے پانی سے پانی کے حصول اور ان گھاٹ پر وضوء کرنے کا مسئلہ تو اس سے ان کو روک دیا جائے، یہ اپنے لیے کوئی صحت مند آدمی رکھ لیں جو ان کے لیے پانی وغیرہ کا انتظام کرے مگر اسی احتیاط کے ساتھ کہ ایک الگ برتن میں پانی لے کر جذامیوں کے برتن میں ڈالے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اسلام میں نہ ضرر دینا جائز ہے اور نہ ہی انتقام کے طور پر ضرر پہنچانے کی اجازت ہے "اس اختلاط سے دراصل تندرست اور صحت مند لوگوں کو ضرر لاحق ہوتا ہے،، بنابریں میری رائے یہ ہے کہ ان کو دوسرے صحت مند لوگوں سے الگ رکھا جائے"

کورونا کا مرض اور اس کا نماز پر اثرات:

جس طرح کرونا کے اثرات طہارت پر پڑتے ہیں اسی طرح اس کے اثرات نماز پر بھی پڑتے ہیں، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جمعہ اور جماعت کو چھوڑنے کے أعذار (عذروں) کے بیان میں

أعذار کی تعریف: یہ جمع ہے عذر کی، اور عذر کہتے ہیں اس حجت (دلیل) کو کہ جس کی وجہ سے کوئی ذمہ داری ہٹ جائے، اور جو ملامت کو ختم کر دے اس کام سے کہ جس کے کرنے پر ملامت کیا جانا برحق ہو۔

ابن فارس نے کہا: عذر کا معنی مشہور ہے، اور وہ انسان کا چاہنا ہے اس چیز کی اصلاح کو کہ جس کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے انسان کو اس کے کرنے پر کسی کلام کے ذریعے روکا جائے۔ اور اسی سے ہے: عذرتہ فأنا أعذرہ یعنی میں نے اس کے فعل پر ملامت نہ کی، پس میں اسے معذور سمجھتا ہوں۔ اور اس کا اسم آتا ہے: العذر...[18]

یہاں پر اس سے مراد: وہ شرعی عذر ہیں جن کے پائے جانے کے وقت آدمی کے لیے جماعت کی نماز کو چھوڑنا جائز ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ایسے عذر ہیں کہ جو (وسیع تر نظر میں) جمعہ اور جماعت کے چھوڑنے کے جواز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ بلاشبہ اہلِ علم کی ایک جماعت نے انہیں بیان کیا ہے۔[19]

جمعہ اور جماعت کے چھوڑنے کے اعذار:

شریعتِ اسلامیہ میں غور وخوض کرنے والا ہمیشہ یہ امر پالیتا ہے کہ اس کے تمام احکام آسانی اور وسعت کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ شریعت کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ پس یہ شریعت آسانی اور تخفیف کی بنیاد پر قائم ہے اور شدت و تنگی سے دور ہے۔ اس بات کی بنیاد وہ قاعدہ ہے جو ان مشہور قواعد میں سے ہے کہ جن پر فقہ کی بنیاد رکھی گئی ہے، اور وہ قاعدہ یہ کہ: "المشقة تجلب التيسير" یعنی مشقت آسانی کو کھینچتی ہے[20]۔

فقہاء نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شریعت میں رخصتیں، اعذار اور تخفیفات، ممکن ہے کہ ان کو اسی قاعدہ کے ذریعے اخذ کیا جائے۔

پس وہ مشقت، حرج اور مشکل کہ جن کا سامنا مکلف انسان عبادات کی ادائیگی میں کرتا ہے، اور انہی میں سے جمعہ اور جماعت کی ادائیگی بھی ہے، تو یہ (مشکلات) سبب اور شرعی عذر بن جائیں گی اس مکلف انسان کی سہولت کے لیے کسی بھی وجہ سے۔[21]

اب جب کہ نماز کسی بھی مکلف انسان سے اس وقت تک زائل نہیں ہوتی کہ جب تک اس کی عقل باقی رہے۔[22]

تو اس مکلف انسان پر تخفیف کرنے کے پیشِ نظر اسلام نے اس کے لیے نماز کی ادائیگی میں چند رخصتیں دیں دی، چاہے وہ اکیلا نماز پڑھنے والا ہو یا جماعت کے ساتھ۔ اور انہی رخصتوں میں سے وہ عذر بھی ہیں جو شرعی لحاظ سے معذور کے لیے یہ جائز کر دیتے ہیں کہ وہ جماعت اور جمعہ کی نمازوں کو چھوڑ دے۔ یہی بات یہاں پر موضوعِ بحث ہے۔

فقہائے کرام نے چالیس کے قریب ایسے عذر بیان کیے ہیں جو مکلف کے لیے جماعت و جمعہ چھوڑنے کو جائز کر دیتے ہیں۔[23]

پھر فقہاء نے ان اعذار کی دو قسمیں کیں: ۱- عمومی، ۲- خصوصی۔ (یعنی) جمعہ و جماعت کی نماز میں عدمِ شرکت کا عذر یا تو بعض لوگوں کے لیے عام ہو گا، جیسے: تیز بارش، تیز آندھی، کیچڑ، گرمی یا سردی کی شدت۔ یا بعض لوگوں کے لیے خاص ہو گا، جیسا کہ وہ مرض کہ جس کے ساتھ تکلیف پہنچنے کا خوف ہو، یا پیشاب پاخانہ کا شدید تقاضا ہونا، یا بھوک کی شدت میں کھانے کا حاضر ہونا وغیرہ۔ (اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ) جمعہ و جماعت کے وجوب کو ساقط کرنے کے اعتبار سے ان عذروں میں فقہاء کے اختلافات بھی ہیں، لیکن یہ مقام اس بحث میں پڑنے کا نہیں ہے۔ (یہاں پر) ہمارے پیشِ نظر یہ ہے کہ:

1. جو شخص کوروناوائرس میں مبتلا ہو تو کیا اس کا یہ مرض طہارت کو چھوڑنے کے لیے عذر بن سکتا ہے؟
2. اسی طرح کیا یہ مرض جماعت کی نماز کو چھوڑنے میں معتبر ہے؟
3. اور پھر کیا اس مرض کے لگنے کا خوف مذکورہ احوال میں معتبر عذر ہے؟

کورونا کے مریض کو جماعت میں شرکت سے منع کرنا:

امام اور مقتدی کی نماز کے درمیان پیدا ہونے والے ربط و تعلق کا نام ہے۔ شریعت اسلام نے مقررہ اوقات میں عبادت کی ادائیگی کیلئے مسلمانوں کی مابین بہت سے تعلقات اور اجتماعی ملاقاتیں مشروع قرار دی ہیں۔ جن میں شب و روز پانچ نمازوں کی ادائیگی، ہفتے میں جمعہ کی نماز، ہر شہر والوں کے لیے سال میں ایک بار عیدین کی نماز ایک عام اجتماع جو تمام شہروں کیلئے ہے جس میں سال میں ایک مرتبہ بمقام عرفہ وقوف کرتے ہیں تاکہ باہمی میل میلاپ اور محبت باقی رہے اور قطع تعلق کا قلع قمع ہو۔[24]

جمعہ کے علاوہ فرائض کی جماعت عاقل، بالغ اور کسی تنگی کے بغیر اس کی قدرت رکھنے والے مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہیں (لیکن جن عذر سے نماز ساقط ہوتی ہے وہ یہ ہے) کرونا کے مریض کے لیے جماعت کی نماز کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

وقد اتفق العلماء علی ان المرض یعد عذرا فی ترك الجماعة. ونقل الاتفاق علی ذالك غیر واحد من اهل العلم[25]

وراسی طرح بدایت المجتہد میں ہے:

المریض لاتجب علیه الجماعت باتفاق۔[26]

کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

قالت : صلی رسول الله ﷺ في بيته وهو شاك فصلى جالسا، وصلي خلفه قوما قياما، فاشار اليهم ان اجلسوا[27]

اور دوسری دلیل یہ ہے:

انه لما مرض تخلف عن المسجد ، وكان بلال يؤذن بالصلاة، ثم ياتی النبی ﷺ وهو مريض فيقول : مروا ابابكر فليصل بالناس[28]

اس حدیث میں بھی یہ واضح ہے کہ جب کوئی مریض ہو تو وہ مرض کی وجہ سے جماعت کو چھوڑ سکتا ہے اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

اسی طرح مریض کے نماز باجماعت کے چھوڑنے پر اجماع ہے کہ

وقد اتفق فقهاء المذاهب الاربعة على ان المريض الذي يحصل بحضوره الصلاة الحاق ضرر بالمصلين لكونه مصابا بمرض معدي يخشى تعديه الي غيره فانه يمنع من حضور صلاة الجمعهة والجماعة، وانه يجب منعه من الحضور۔[29]

اور یہ بھی ممکن ہے کہ کرونا کے مریض کو قیاس کیاجائے اس شخص پر جس نے لہسن کھائی ہو کیونکہ ان کے منہ سے بدبو آتی ہے اور نمازیوں کو ان سے تکلیف ہوتی ہے ان کے مسجد میں دخول اور جماعت میں حضور سے منع کیاہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

من اكل البصل والثوم والكرات فلايقربن مسجدنا فان الملائكة تتأذي مما يتأذي منه بنو آدم۔[30]

پس اس حدیث میں لہسن کھانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے سے اس لیے منع کیا کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور کرونا کے مریض سے لوگوں کو بھی مرض پہنچنے کے خدشہ ہوتا ہے اس لیے یہ حکم کے اعتبار سے اولیٰ ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی اپنی جان کی حفاظت کا حکم دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنْفِقُوْا فِي سَبِيْلِ الله وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَي التَّهْلُكَةِ۔[31] ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو“

اور اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ الله كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً۔[32] ”اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے“

پس یہ دونوں آیات دلالت کرتے ہیں اس بات پر کہ اپنے نفس کو بچایاجائے ایسے اسباب سے جو نفس کو ہلاکت کی طرف لے جائے اور کورونا کا مرض ایسا مرض ہے جو پھیلتا ہے، پس ضروری ہے کہ اسے مسجد میں حضور جماعت سے روکا جائے یا ایس او پیز (SOPS) کیساتھ اجازت دی جائے اور دوسرا یہ کہ کرونا کے مریض کے حاضر ہونے سے لوگوں میں مرض پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے، یعنی لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِمَا كْتَسَبُوْا فَقَدِاحْتَمَلُوْاْ بُهْتَاناً وَاِثْماً مُبِيْناً[33]

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

اکثر علماء اور فقہاء کرام کے نزدیک فرائض میں جماعت سنت مؤکدہ قریب الوجوب ہے بغیر عذر کے اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے،

یہ ایسی سنت ہے جس کا پکڑنا (اس پر عمل کرنا) ہدایت کا باعث اور اس کا ترک کرنا گمراہی ہے۔[34]

دوران نماز ماسک کا استعمال:

جیسا کہ قاعدہ فقہیہ ہے کہ المکروہ یباح عند الحاجۃ اس قاعدہ میں مذکور ہے کہ مکروہ امر حاجت کے وقت مباح ہو جاتا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ نمازی کا منہ چھپانا مکروہ ہے جو کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے:

ان رسول الله ﷺ نهى عن السدل وان يغطى الرجل فاه۔[35]

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے (نماز کے دوران) کپڑا لٹکانے اور منہ چھپانے سے منع کیا ہے۔

لیکن موجودہ وبائی صورتحال میں ماسک کا استعمال بیماری کے متعدی ہونے کی وجہ سے جائز قرار دیا گیا ہے۔

کروناوائرس کی وجہ سے نماز میں صف کے درمیان فاصلہ:

اسلام میں دو مقام پر صف بندی اور صف کی درستگی ضروری ہوتی ہے، ان میں کسی قسم کا رخنہ اور بد نظمی ناقابل برداشت ہوتی ہے، ایک میدان کارزار میں اور دوسری نماز میں[36]۔ اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول الله اقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدالخلل وينوا بايدى اخوانكم ولا تذروا فرجات الشيطن و من صل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله۔[37]

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا صفوں کو قائم کرو کندھوں کو برابر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صفوں کے درمیان شیطانی دراڑیں نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹے گا۔

اس حدیث مبارکہ میں آنحضرت ﷺ نے صف کو قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ صف کو اسے طریقے سے قائم کرو کہ کندھے آپس میں برابر ہو جائیں اور اسی طرح آپ ﷺ نے صفوں کے درمیان فاصلہ سے بھی منع کیا اور فرمایا کہ صف کے درمیان شیطانی دراڑیں نہ چھوڑو۔ اور اسی طرح صف کی فضیلت کے بارے میں کہا کہ جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور اجس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹے گا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا

فاقيموا الصف في الصلوة فان اقامة الصف من حسن الصلاة۔[38]

ترجمہ: نماز میں صف کو سیدھا رکھو کیونکہ صف کو سیدھا قائم رکھنا نماز کی خوبصورتی ہے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے صف کو حسن صلوۃ قرار دیا یعنی نماز کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ تمام مقتدی نماز میں ملکر کھڑے ہو جائیں لیکن موجودہ حالات میں مسلمان ماہرین اطباء نے کورونا کے مریض کے کیلئے ضروری قرار دی ہے کہ وہ آپس میں فاصلہ رکھیں، تاکہ یہ بیماری مزید نہ پھیل جائے۔

اور موجودہ زمانہ میں فتوٰی بھی اسی پر ہے۔ موجودہ حالات میں اگر حکام کی جانب سے باجماعت نماز میں مل مل کر کھڑے ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ یا مسلمان ماہرین اطباء کی جانب سے موجودہ وبائی وائرس سے بچاؤ کیلئے ضروری قرار دیا جائے تو باجماعت نماز میں دو افراد

کے درمیان کسی قدر فاصلے سے کھڑے ہونے کی صورت میں نماز کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔[39]

کرونا کے مریض کا نماز جمعہ چھوڑنا:

نماز جمعہ شعائر اسلام میں سے ہے، بلکہ یہ شعائر اسلام میں سب سے عظیم ہے اور جمعہ کا دن سات دنوں سے افضل دن ہے اور نماز جمعہ کی فرضیت قرآن مجید، حدیث اور اجماع تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[40]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (نماز) جمعہ کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کی طرف چل دو اور خرویدو فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔

یہاں دو باتیں سمجھ لیں۔ پہلی بات کہ نماز جمعہ بالا جماع فرض ہے اور آیت کریمہ سے چار طرح سے فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

جمعہ کے لیے اذان کی مشروعیت:

اذان صرف فرائض کے لیے مشروع کی گئی ہے واجبات وغیرہ کے لیے اذان کی مشروع نہیں کی گئی پس جمعہ کے لیے اذان کی مشروعیت دلیل ہے کہ جمعہ فرض ہے۔

اذان ہونے پر جمعہ کے لیے چل دینا واجب ہے:

یہاں سعی کے معنی ہے "چل دینا" قرآن کریم میں ہے "وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى[41] سعی بمعنی عمل پس آیت میں "سعی" کے معنی جمعہ کے لیے چل دینے کے ہیں، اذان ہوتے ہی جمعہ کے لیے چل دینے کا وجوبی حکم جمعہ کے فرضیت کی دلیل ہے۔

اذان کے بعد کاروبار کی ممانعت:

جمعہ کی اذان پر کاروبار بند کر دینے کا وجوبی حکم بھی جمعہ کی فرضیت کی دلیل ہے۔

خیر کا مشہود جمعہ میں منحصر ہونا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ یہ حصر اضافی ہے، یعنی کاروبار گھر میں بیٹھے رہنے سے جمعہ میں حاضر ہونا بہتر ہے۔[42]

غرض اس آیت کریمہ سے مذکورہ چار طرح سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے اور حدیث میں تو صاف لفظ فرض ہے جس سے استدلال واضح ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کا ارشاد ہے

نحن الأخرون السابقون يوم القيامه يبدأ انهم اوتو الكتاب من قبلنا ،ثم هذا يومهم الذي فرض عليهم فاختلفوا فيه فهدانا الله له فهدانا الله له فالناس منا فيه تبع اليهود غدا والنصاري بعد غد۔[43]

ترجمہ: ہم (دنیا میں وجود کے اعتبار سے) آخری امت اور قیامت کے دن (حساب و کتاب اور دخول جنت کے اعتبار سے) پہلی امت ہے۔ بایں ہمہ کہ وہ لوگ ہم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں پھر یہ جمعہ ان کا وہ دن ہے جو ان پر مقرر کیا گیا تھا مگر انہوں نے اس میں (انبیاء سے) اختلاف کیا پس لوگ عبادت کے دن میں ہمارے پیچھے ہیں یہود آئندہ کل ہیں اور انصاری آئندہ پر سوں۔

اس حدیث مبارکہ میں فرض کا لفظ آیا ہے جس سے استدلال واضح ہے۔ یہ فرض ہونے کا حکم صرف ایک عام شخص کیلئے ہے جو مریض ہے اس کیلئے یہ حکم نہیں ہے کیونکہ ابن رشدؒ فرماتے ہیں:

والمريض المصاب بالمرض المعدى الذى يشق عليه حضور الجمعة تسقط عنه لعذر المرض باتفاق العلماء[44]

اور اسی طرح قاضی عبد الوہاب فرماتے ہیں:

فاما المريض فان كان مرضه لا يمنعه السعى ،فالجمعة واجبة عليه ،وان كان مانعا له منها سقطت الجمعة عنه[45]

ان اقوال میں صرف جمعہ کے ساقط ہونے کا ذکر ہے لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہر ایسا عذر جس سے جماعت ساقط ہو جائیں تو اس سے جمعہ بھی ساقط ہو گا۔ "وتسقط الجمعة بكل عذر يسقط الجماعة"[46]

اور اسی طرح المجموع میں ہے:

كل عذر سقطت به الجماعة فى غير الجمعة سقطت به الجمعه[47]

ان اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ ہر ایسا عذر جو ساقط جماعہ ہو گا وہ ساقط جمعہ ہو گا اور جماعت کا ساقط کرنے والے اعذار ماقبل میں تفصیل سے گزر چکی ہے۔

البتہ ایسے مریض کے لیے جمعہ کی نماز کے حوالے سے کیا حکم ہو گا؟ "سحنون مالکی" کے بقول ایسے شیخ کا لوگوں کی ایذاء کا سبب بننا یقینی ہو تو اس سے جمعہ کا وجوب ساقط ہو جائے۔ اور "قاضی عیاض مالکی" کے بقول صرف جمعہ کی نماز میں یہ شرکت کرے گا۔ (الکامل للنوی علی صحیح مسلم) البتہ پنج وقتہ نمازوں کی جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہیے اور ایسے مریض کو دیگر اجتماعی جگہوں سے بدرجہ اولی دور ہونا چاہیے"۔[48]

حوالہ جات

[1] بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، امام علاء الدين ابو بكر بن مسعود الكاسانى الحنفى، مترجم: ڈاکٹر محمود الحسن عارف، موڈ پرنٹر، 43-ریٹیگن روڈ، لاہور، کتاب الطھارۃ، ج1، ص80

[2] القرآن الکریم (الانفال 8:11)

[3] صحیح مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری، باہتمام: ابو صہیب کرمی، دار بیت الأفكار الدولية، بیروت، طبع اول: 1419ھ، کتاب الطہارۃ، باب وجوب الطھارۃ للصلاۃ (رقم: 224)

[4] الاجماع، محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری، تحقیق: فواد بن عبد المنعم احمد، مؤسسة شباب الجامعة، سکندریہ، 1412ھ

[5] مجموع فتاوى شيخ الاسلام احمد بن تيمية، جمع و ترتيب: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، مجمَّع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، مدینہ منورہ، 1416ھ، ج1، ص131

[6] بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، امام علاء الدين ابو بكر بن مسعود الكاسانى الحنفى، ج1، ص46

[7] القرآن الکریم (المائدہ 5:6)

8 سنن ابي داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی ازدی، تحقیق: محمد محیی الدین عبد الحمید، مکتبہ عصریہ، بیروت، 1416ھ، باب: اذا خاف الجنب البرد یتیمم، رقم 334

9 الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ڈاکٹر وہبۃ رزحیلی، مکتبہ حقانیہ، القسم الاول: العبادات، الباب الاول: الطهارات، الفصل السادس: التیمم، المطلب الثامن: حکم فقدان الطہورین، ج1، ص606

10 ایضا، ج1، ص607

11 ایضا

12 اثمار الهدایہ علی الهدایہ، مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب، زمزم پبلشرز، کراچی، کتاب الطہارات، ج1، ص69

13 الهدایہ، شیخ برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، کتاب الطہارات، باب التیمم، ج1، ص48

14 بدایۃ المجتهد فی نهایۃ المقتصد، امام قاضی ابو الولید مجد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد قرطبی اندلسی، دار الفکر، ج1، ص17

15 صحیح مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری، باہتمام: ابو صہیب کرمی، دار بیت الأفكار الدولية، بیروت، طبع اول: 1419ھ، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن البول فی الماء الراکد (رقم: 282)

16 ایضا، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن البول فی الماء الراکد (رقم: 282)

17 ابن القیم الجوزیۃ، شمس الدین محمد بن ابی بکر، الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ، فصل فی المرض المعدی کالجذام اذا استضر الناس باہلہ، ص221

18 مقاییس اللغۃ، ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا، تحقیق عبد السلام ہارون، دار الجیل، بیروت، 1420ھ، مادۃ: ءذر، ج4، ص253،254

19 المجموع شرح المہذب، ابو زکریا یحیی بن شرف نووی، تحقیق: محمد نجیب المطیعی، دار احیاء التراث العربی، 1415ھ، ج4، ص489

20 الاشباہ و النظائر فی قواعد وفروع فقہ الشافعیۃ، ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول: 1403ھ، ص106

21 شرح المجلۃ، سلیم رستم باز لبنانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع دوم، ص67

22 فتح القدیر، محمد بن عبد الواحد سیواسی، معروف بابن ہمام، دار الفکر، بیروت، ج2، ص5

23 الاشباہ و النظائر فی قواعد وفروع فقہ الشافعیۃ، ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول: 1403ھ، ص: 520

24 الفقہ الاسلامی و ادلتہ، استاذ ڈاکٹر وہبۃ رزحیلی، دار الاشاعت، ستمبر 2012ء ج1، ص606

25 المغنی، موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ مقدسی، تحقیق: عبد اللہ ترکی و عبد الفتاح الحلو، دار ہجر، قاہرۃ، طبع دوم: 1412ھ، ج1، ص631

26 بدایۃ المجتهد فی نهایۃ المقتصد، امام قاضی ابو الولید مجد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد قرطبی اندلسی، دار الفکر، ج1، ص157

27 صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم بہ (رقم: 688)

28 صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، کتاب الاذان، باب حد المرض ان یشهد الجماعۃ، ج1، ص161

29 المغنی، موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ مقدسی، تحقیق: عبد اللہ ترکی و عبد الفتاح الحلو، ، دار ہجر، قاہرۃ، طبع دوم: 1412ھ، ج1، ص364

[30] صحیح مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری، باہتمام: ابو صہیب کرمی، دار بیت الأفکار الدولیۃ، بیروت، طبع اول: 1419ھ، کتاب فی المساجد و مواضع الصلوۃ، باب نہی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھما (رقم: 564)

[31] القرآن الکریم (البقرہ 2:195)

[32] القرآن الکریم (النسا 4:29)

[33] القرآن الکریم (السجدۃ 32:85)

[34] **نماز مسنون کلاں، مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتی، ادارہ نشر و اشاعت، مدرسہ نصرۃ العلوم، طفیل آرٹ پریس، لاہور، دسمبر 2008ء، کتاب الصلوۃ، سنن صلوۃ، جماعت اور اسکی فضیلت، ص 466**

[35] سنن ابی داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی ازدی، تحقیق: محمد محیی الدین عبد الحمید، مکتبہ عصریہ، بیروت، 1416ھ، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی السدل (رقم: 239)

[36] **نماز مسنون کلاں، مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتی، کتاب الصلوۃ، سنن صلوۃ، جماعت اور اسکی فضیلت، ص 435**

[37] **ایضاً، ص 437**

[38] صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، کتاب الاذان، باب اقامۃ الصف فی الصلوٰۃ، (رقم: 722)

[39] فتوٰی نمبر 144107201203 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریہ ٹاؤن، کراتشی

[40] القرآن الکریم (الجمعۃ 62:9)

[41] القرآن الکریم (النجم 53:39)

[42] تحفۃ القاری بحل مشکلات البخاری، علامہ محمد ادریس کاندھلوی، تحقیق: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی، ادارہ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیہ، جامعہ دار العلوم الاسلامیہ، لاہور، طبع اول: 1435ھ، کتاب الجمعۃ، باب فرض الجمعۃ، ج3، ص486

[43] ایضا

[44] بدایۃ المجتہد فی نہایۃ المقتصد، امام قاضی ابو الولید مجد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد قرطبی اندلسی، دار الفکر، ج1، ص113

[45] المعونۃ علی مذہب عالم المدینہ، ابو محمد عبد الوہاب عی بن نصر بغدادی، ، تحقیق: محمد حسن شافعی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت طبع اول: 1418ھ، ج1، ص304

[46] المغنی، موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ مقدسی، ج3، ص219

[47] المجموع شرح المہذب، ابو زکریا یحیی بن شرف نووی، تحقیق: محمد نجیب المطیعی، دار احیاء التراث العربی، 1415ھ، ج4، ص489

[48] دار الافتاء، جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی، فتوی نمبر 144107200537